سرجری اسلام کے قرونِ اولیٰ میں

(از مولانا محمد عبداللہ طارق صاحب دہلوی رفیق ندوۃ المصنفین دہلی)

(قسط نمبر ۶)

امام الجراحین ابوالقاسم الزہراوی

(وفات ۴۲۷ھ مطابق ۱۰۳۶ء)

چوتھی صدی ہجری کا اخیر اور پانچویں صدی ہجری کا شروع عہد اسلامی کی سرجری میں ایک انقلاب آفریں دور ہے جبکہ اسلامی طب کے آسمان پر ایک نیا سورج طلوع ہوا جس کی ضیا بار کرنوں نے صرف اپنی ہی دنیا کی شب تار کو صبح صادق نہیں بخشی بلکہ دور دراز کی سوتی ہوئی قوموں نے بھی آخر اس کی کرنوں سے اپنے اندھیرے گھر روشن کئے اور سچ پوچھئے تو آج بھی سرجری کے جسم میں جو حرارت موجود ہے وہ اسی کی شمسی حرارت کی رہینِ منت ہے، میری مراد فاضل جلیل امام ابوالقاسم خلف بن العباس الزہراوی القرطبی الاندلسی سے ہے جو طبی دنیا میں ایک عظیم انقلاب کا عنوان ہے جس کی علمی استقامت رائے اور صحیح العقول عملی تجربات نے چار دانگ عالم میں اس کی شہرت کا ڈنکا بجوایا، اور اپنوں ہی نے نہیں بیگانوں نے بھی اس کا لوہا مانا، کیا مشرق اور کیا مغرب، کیا یورپ اور کیا ایشیا سب کی نظریں اُس کی طرف اُٹھ گئیں، اور اس کے بعد کے آنے والے عہد کی سرجری نے اسی کے بنائے ہوئے خطوط پر اپنے فلک بوس محل کی بنیادیں رکھیں۔

ڈاکٹر ڈونالڈ کیمبل نے لکھا ہے:-

"ابوالقاسم الزہراوی کی کتاب یورپ کی یونیورسٹیوں میں صدیوں تک پڑھائی جاتی رہی۔ زہراوی نے یورپ کی طب پر پانچ سو سال حکمرانی کی ہے، اور اسی کے طفیل یورپ سرجری میں یہ مقام بلند حاصل کرسکا یورپ کی دانشگاہوں پر ۱۴۷ء میں زہراوی کی علمی تحقیقات کا اثر پوری طرح قائم تھا۔ زہراوی کی تعبیر اور اس کا بیان نہایت واضح اور مکمل تھا۔"

وہ کہتا ہے کہ:-

"اس کی غیر معمولی مقبولیت کا ایک خاص راز یہ بھی تھا کہ اس نے اعمال سرجری کو اپنی کتاب میں ان آلات کی تصویروں کی مدد سے سمجھایا تھا جو ازمنہ وسطیٰ (عہد اسلامی) میں استعمال ہوا کرتے تھے۔" وہ مزید کہتا ہے کہ:-

"اس اخیر دور کے اکثر آلات سرجری زہراوی ہی کی کتاب کی تصویروں کی مدد سے تیار کئے گئے تھے۔"

اس نے تو یہاں تک صاف گوئی اور حقیقت بیانی سے کام لیا ہے کہ وہ کہتا ہے:-

"یورپ کے اکثر سرجن زہراوی ہی کی کتاب کے خوشہ چیں ہیں، خصوصاً اٹلی کے سرجنوں نے تو اس سے بہت ہی زیادہ استفادہ کیا ہے۔[۱۴۸]"

اسی طرح وہ کہتا ہے:

"راجر بیکن" اور "گوئے ڈی شولیک" نے طب اور سرجری زہراوی ہی کی کتابوں سے حاصل کی ہے۔[۱۴۹]"

---

۱۴۸ ڈونالڈ کیمبل، اریبین میڈیسن۔ ج ۱ ص۵۸ و ص۱۳۱ (طبع لندن)

۱۴۹ ایضاً ج ۱ ص۲۳۴

اوسلر کہتا ہے:-

"تم غالباً ایک صفحہ بھی کسی مونڈویل" اور "گسئے ڈی شولیک" کی کتابوں کا ایسا نہ پاؤ گے کہ اس میں ابوالقاسم الزہراوی کا ذکر نہ ہو"

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں یہ اعتراف بہت واضح لفظوں میں موجود ہے کہ سرجری پر جتنے لوگوں نے کتابیں لکھی ہیں ان میں سب سے زیادہ شہرت الزہراوی نے پائی اور وہی پہلا شخص ہے جس نے خون روکنے کے لئے ربط شریان کا طریقہ ایجاد کیا۔[۱]

سرجری پر زہراوی کی تصنیف

ابوالقاسم الزہراوی کی بہت سی تصانیف میں سے زیادہ شہرت "التصریف لمن عجز عن التالیف" کو ملی بالخصوص مغربی دنیا میں۔ یہ کتاب دو حصوں پر منقسم ہے، علمی عملی، پھر ہر حصہ پندرہ پندرہ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی شہرت کی اصل بنا اس کا وہ حصہ ہے جو سرجری کے مباحث پر مشتمل ہے، میں جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں کہ آج سرجری کو جو بھی مقام حاصل ہو مگر اسلامی عہد میں یہ بات کسی طبیب کی مہارتِ فن کمال نباضی اور واسطہ حدس کی تو ہوتی تھی کہ وہ مرض کی صحیح تشخیص اور اس کے لئے صحیح علاج نہ تجویز کر سکے اور اسے جسم کے اندر جھانکنے کی ضرورت پیش آئے وہ لوگ تو ع

"خط کا مضمون بھانپ لیتے تھے لفافہ دیکھ کر"

اس لئے اس عہد میں بھی اگرچہ کتاب کی قدر تو ہوئی مگر صحیفۂ آسمانِ طبابت بنا کر جس طرح یورپ نے اسے سر پر رکھ کر اماطلاتِ صحفِ ربانی نے اس کو وہ مقام نہیں دیا، اب آپ اس بات کو خواہ ان کا کمال کہئے یا ان کی ناقدری، مگر حقیقت یہی ہے کہ ان کی طبابت میں تخت نشینی رازی

---

[۱] اسماعیل پاشا بغدادی، ہدیۃ العارفین ج ۱ ص ۳۴۴ (استنبول ۱۹۵۱ء) الزرکلی الاعلام ج ۲ ص ۲۴۵ (طبع س)

[illegible] ہیں۔

لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تلک الایام نداولہا بین الناس زمانہ کروٹیں بدلتا رہتا ہے، کبھی کسی کو عروج ہوتا ہے کبھی کسی کو، چنانچہ اب اخیر زمانہ میں جب سرجری کی مقبولیت بڑھی تو اور سب مسیحا پیچھے رہ گئے اور زہراوی مسند نشینی کا خرقہ [illegible]۔

جہاں تک علم ہے ابھی یہ پوری کتاب کہیں نہیں چھپی، صرف اس کا سرجری سے متعلق حصہ مطبع نامی لکھنؤ سے "جراحۃ الزہراوی" کے نام سے طبع ہو چکا ہے عہ

اس میں زہراوی نے سرجری کی تمام بڑی چھوٹی قسمیں بیان کی ہیں، یہ بحث تین ابواب پر مشتمل ہے :-

باب اول کَیّ کے بیان میں

کَیّ کی دو قسمیں ہیں: کَیّ بالنار (آگ سے) اور کَیّ بالدوا، (تیز دواؤں سے)

باب دوم: فصد حجامۃ، پھوڑوں اور تیر نکالنے وغیرہ کے بیان میں اس میں ۹۷ فصلیں ہیں۔

باب سوم: ہڈی جوڑنے، اترے ہوئے اعضا چڑھانے اور وَثی عہ (موچ) درست کرنے کے بیان میں، اس میں ۳۵ فصلیں ہیں :-

ان تمام بحثوں کو مصنف نے اس انداز سے لکھا ہے کہ ایضاح و تفہیم اور بیان و تفصیل کا حق ادا کر دیا ہے، عبارت اس قدر سہل اور عام فہم ہے کہ غیر فن داں بھی مضمون کو آسانی سے سمجھ لے پھر جو تصاویر دی ہیں انھوں نے تو ہر بیان کو بالکل آئینہ کر دیا ہے۔

عہ بعد میں مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا ایک نہایت نفیس ایڈیشن کچھ عرصہ قبل چھپا ہے جو میں نے نہیں دیکھا۔ (طارق)

عہ اہ وَثْیٌ

اور یہ کتاب ہے:-

"تم غالباً ایک مغربی طبی منظر ویل" اور عمومی طبی شولیک گی کتابوں
کا ایسا نہ پاؤ گے کہ اس میں ابوالقاسم الزہراوی کا ذکر نہ ہو"

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا میں یہ اعتراف بہت واضح لفظوں میں موجود ہے کہ سرجری پر جتنے لوگوں نے کتابیں لکھی ہیں انھیں سب سے زیادہ شہرت الزہراوی نے پائی اور وہی پہلا شخص ہے جس نے خون روکنے کے لئے ربط شریان کا طریقہ ایجاد کیا۔[۱۵]

سرجری پر زہراوی کی تصنیف

ابوالقاسم الزہراوی کی بہت سی تصانیف میں سے زیادہ شہرت "التصریف لمن عجز عن التالیف" کو بالخصوص مغربی دنیا میں ہے یہ کتاب دو حصوں پر منقسم ہے، علمی عملی، پھر ہر حصہ پندرہ پندرہ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی شہرت کی اصل بنا اس کا وہ حصہ ہے جو سرجری کے مباحث پر مشتمل ہے، میں جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں کہ آج سرجری کو چاہے کچھ بھی مقام حاصل ہو مگر اسلامی عہد میں یہ بات کسی طبیب کی مہارتِ فن، کمال نباضی اور اصابت حدس کی توہین تھی کہ وہ مرض کی صحیح تشخیص اور اس کے لئے صحیح علاج نہ تجویز کر سکے اور اسے جسم کے اندر جھانکنے کی ضرورت پیش آئے وہ لوگ تو ع

"خط کا مضموں بھانپ لیتے تھے لفافہ دیکھ کر"

اس لئے اس عہد میں بھی اگرچہ کتاب کی قدر تو ہوئی مگر صحیفۂ آسمانِ طبابت بنا کر جس طرح یورپ اسے سر پر رکھ کر احاطہ ملائک صحفِ ربانی نے اس کو وہ مقام نہیں دیا، اب آپ اس بات کو خواہ ان کا کمال کہئے یا ان کی ناقدری، مگر حقیقت یہی ہے کہ ان کی طبابت میں تحت تشخیص رازی

---

[۱۵] اسماعیل پاشا بغدادی، ہدیۃ العارفین ج ۱ ص ۳۴۳ (استنبول ۱۹۵۱ء) الزرکلی الاعلام ج ۲ ص ۳۲۵ (طبع س)

اسے پوچھتا بھی نہ تھا۔

لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ تلک الایام نداولہا بین الناس زمانہ کروٹیں بدلتا رہا ہے، کبھی کسی کو عروج ہوتا ہے کبھی کسی کو، چنانچہ اب اخیر زمانہ میں جب سرجری کی مقبولیت بڑھی تو وہ سب مسیحا پیچھے رہ گئے اور زہراوی مسند نشینی کا فخر حصہ آیا۔

جہاں تک علم ہے ابھی یہ پوری کتاب کہیں نہیں چھپی، صرف اس کا سرجری سے متعلق حصہ مطبع نامی لکھنؤ سے "جراحة الزهراوى" کے نام سے طبع ہو چکا ہے عہ

اس میں زہراوی نے سرجری کی تمام بڑی چھوٹی قسمیں بیان کی ہیں، یہ بحث تین ابواب پر مشتمل ہے:-

باب اول کَیّ کے بیان میں

کَیّ کی دو قسمیں ہیں: کَیّ بالنّار (آگ سے) اور کَیّ بالدوا، (تیز دواؤں سے)

باب دوم: فصد حجامة، پھوڑوں اور تیر نکالنے وغیرہ کے بیان میں اس میں ۹۶ فصلیں ہیں۔

باب سوم: ہڈی جوڑنے، اترے ہوئے اعضا چڑھانے اور وَثی عہ (موچ) درست کرنے کے بیان میں، اس میں ۳۴ فصلیں ہیں:-

ان تمام بحثوں کو مصنف نے اس انداز سے لکھا ہے کہ ایضاح و تفہیم اور بیان و تفصیل کا حق ادا کر دیا ہے، عبارت اس قدر سہل اور عام فہم ہے کہ غیر فن داں بھی مضمون کو آسانی سے سمجھ لے پھر جو تصاویر دی ہیں انھوں نے تو ہر بیان کو بالکل آئینہ کر دیا ہے۔

عہ بعد میں مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا ایک نہایت نفیس ایڈیشن کچھ عرصہ قبل چھپا ہے، میں نے نہیں دیکھا۔ (طارق)

عہ ان وَثْءٌ

کتاب میں آلات سرجری | زہراوی نے سرجری کے آلات کی جو تصویریں دی ہیں اُن سے وہ آلات بنانے میں تو سہولت ہو ہی گئی مزید فائدہ یہ ہوا کہ ہر آلے کی شکل دیکھ کر اس کا کام سمجھنا بھی آسان ہو گیا مثلاً اس نے

مِنْمَاص — سوچنا یا نک چوٹی جو باریک چیزیں پکڑنے کے کام آتی ہے۔

مِسْلَط — دندانہ دار نکچوٹی (؟)

مِقْلَعُ الاسْنان — دانت اُکھاڑنے کا آلہ

مِقْرَاض — قینچی — مِحْقَن — حقنہ (انیما) کرنے کا آلہ

مِنْشَار — آری

سِکِّین — چھری

اِبْرَۃٌ عَقْفَاء — خمدار سوئی جس کا سامنے کا سرا مُڑا ہوا ہوتا ہے۔

کلوب — خمدار سلاخ یا زنبور

مسضیحۃ — آگ پر سینکنے کے کاموں میں استعمال ہونے والی سلاخ

مِبْرَد — ریتی، جو دانت یا ہڈی وغیرہ کو گھسنے کے کام آتی ہے۔

مِفْصَد — نشتر جو فصد کھولنے کے کام آتا ہے

مِبْزَغ (بالزای) چھوٹا نشتر

(بالضاد) یہ بھی ایک قسم کا نشتر ہے۔

مِجْرَاف — بیلچہ نما ایک آلہ

مِلْقَاط — بہت چھوٹی چھوٹی چیزیں اُٹھانے والی چمٹی۔

اور اُن جیسی بہت سی چیزوں کی تصویریں دی ہیں جن کی مدد سے سرجری کا سامان تیار کرنے والوں نے یہ آلات بھی بنائے اور خود ہر آلے کی ساخت نے اس کا طریق استعمال بھی واضح کر دیا

سرجری کی اصطلاحات | اس نے سرجری کی بہت سی اصطلاحات بھی ذکر کی ہیں جیسے

تیغ، بنبط، شد، بط، جدع، قطع، قدح، جرح، جس، غمز، جبر اور کسر وغیرہ یعنی پھیلانا، کھینچنا، باندھنا، کاٹنا وغیرہ ہر ایک کا موقع استعمال الگ ہے مثلاً کاٹنے کے لئے اس میں کئی لفظ ہیں ہر ایک کا موقع استعمال الگ ہے۔

اعمال سرجری میں سے کی الأجفان، تشمیر العین، قطع ورم اللهاة، جرد الأسنان، قطع الأسنان، تشبیك أضراس متحركة، شق الورم الشریانی والوریدی، شق الخنازیر، بزل الاستسقاء، إخراج الحصاة، بطخراج الرحم، إخراج الجنین المیت، خرم البواسیر، جراحة البطن، خیاطة الأمعاء، نشر العظام، قطع الأطراف، جبر الفتوق وغیرہ بہت سے اعمال کا ذکر کیا ہے، اور بیچ بیچ میں جگہ جگہ اپنے تجربات کا بھی ذکر کرتا گیا ہے۔

اس کتاب کے متعلق قدیم اہل فن کے خیالات

ابن ابی اصیبعہ جو ایک طرف مشہور مؤرخ طب ہے تو دوسری طرف وہ ایک باکمال طبیب بھی ہے اور ایک بڑے خاندان طبابت سے تعلق رکھتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب زہراوی کی تصانیف میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ مشہور کتاب ہے وھو تام فی معناہ اور اپنے مضمون میں نہایت مکمل کتاب ہے[۱۵۱]۔ کشف الظنون میں کتاب کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے کہ وھو کتاب کثیر الفائدۃ[۱۵۲]

علما یورپ عام طور پر اس کتاب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ وین ویچ، جوزف صیرز، ولیسٹن فیلڈ، میکس نیوبرگر، میکس سائمن، براکلمن، ہیجل، ڈانگٹن، گیری سن، طوا ملڈ کیمبل اور ایڈورڈ جی براؤن وغیرہ نے اس کتاب کی خوبیوں اور کمالات کا دل کھول کر اعتراف کیا ہے اور

---

[۱۵۱] عیون الانباء ص۵۰ (بیروت ۱۹۶۵ء)۔
[۱۵۲] حاجی خلیفہ، کشف الظنون ۱/۲۰ ص۱۴۱۔

اس سے یورپ نے بھرپور فائدہ اُٹھایا ہے۔
محققین نے مستقل طور پر اس کتاب کے تعارف پر مختصر اور مبسوط مقالے لکھے ہیں اس لئے
ہم اس موضوع پر اختصار سے ہی کام لے رہے ہیں۔

اہلِ علم کی طرف سے کتاب کی خدمات

یہاں اختصار کے ساتھ یہ بھی دیکھتے چلئے کہ علماء مغرب نے اس کتاب کے ساتھ کس قدر دلچسپی اور انہماک کا معاملہ کیا، اس کے درس و تدریس کا ذکر تو اُوپر آ ہی چکا ہے، اس کے متعدد زبانوں میں تراجم بھی کئے گئے ہیں جیسے عبرانی، لاطینی اور انگریزی چنانچہ اس کتاب کا دسواں مقالہ جو اعمال ید (سرجری) سے متعلق ہے المقالۃ العاشرۃ فی اعمال الید کے نام سے لاطینی ترجمے کے ساتھ پہلی بار ۱۷۷۸ء میں آکسفورڈ سے دو جلدوں میں شائع ہوا جس میں زہراوی کے قلم کی تصاویر بھی درج تھیں کتاب[۱۵۴]
اور اسی سرجری سے متعلق حصے کا ترجمہ بہت پہلے بارھویں صدی عیسوی میں جیرارڈو دا کریمونا (GERARDO DA CREMONA) جو مشہور ایطالوی مستشرق ہے (اور ستر سے زائد عربی کتابوں کا مترجم ہے) نے لاطینی زبان میں کیا ہے، یہ فاضل ۵۰۸ھ مطابق ۱۱۱۴ء میں پیدا ہوا اور ۵۸۳ھ مطابق ۱۱۸۷ء میں فوت ہوا[۱۵۵]۔

دورِ آخر میں مسلم اطباء کی غفلت

نہایت افسوس اس بات کا ہے کہ دورِ آخر میں مسلم اطباء نے طب و علاج کے جدید تقاضوں اور ترقی پذیر طریقہائے علاج کی طرف سے بہت زیادہ غفلت برتی اور طریقہائے علاج میں سب سے اہم چیز سرجری تھی جس کی طرف سے اس حد تک بے اعتنائی برتی گئی کہ وہ مکمل طور پر طبِ یونانی اور طبِ اسلامی سے باہر کی چیز سمجھ لی گئی، حالانکہ اس کی حیثیت اس گم شدہ بچے کی سی ہے جو حادثاتی طور پر اپنے والدین سے جدا ہو گیا ہو اور کسی اجنبی ماحول میں پل کر جوان ہو گیا ہو ظاہر ہے تقاضائے انصاف یہی ہے کہ والدین کے سامنے جب بچے کا نام و نسب اور صحیح پتہ نشان ظاہر ہو جائے تو خواہ وہ کتنے ہی طویل عرصے کے بعد کیوں نہ ملے اس کو گلے سے لگا کر اپنے خاندان کا فرد بنا لیا جائے۔

(حاشیہ صفحہ پر ملاحظہ ہو)